نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ر | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول ۱۳ر

نمبر ۳۵ جلد ۱ | لودیانہ ۳۰- اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ء | قیمت ۳ پائی

جماعت کے فواید

انسان اگرچہ دنیا میں ننگا اور بے سامان داخل ہوتا ہے مگر اُسکی پیدایش کا یہہ تقاضا پایا جاتا ہے کہ اپنی مخفی لیاقتوں کے ظہور سے اپنے لئے وہ حالت پیدا کرے جو اُسکی اشرف المخلوقاتی کے لایق ہو اور اُن لیاقتوں کا ظہور میں آنا سوا شراکت جماعت محال ہے۔ تنہائی یا حالت وحش میں آدمی صرف اپنی ذاتی طاقتوں پر بھروسہ رکھکر مصنوعی آلات کی مدد بہت کم ڈھونڈھتا ہے اور بسبب بے خبری کے صرف اپنی ضروری حاجات کا بہم پہنچانا جو تعداد میں بہت قلیل ہیں کافی سمجھتا ہے۔ وحشی اقوام میکسیکو و پیرو (دنیا جدید) بلا استمداد مصنوعی آلات اپنی ضروریات بآسانی بہم پہنچا لیتے ہیں۔ اُنکا بچہ جب اپنے والدین سے پرورش پاکر قوت اور ہوش حاصل کر لیتا ہے تو وہ مثل اور حیوانات کی اپنی ہی محنت سے اپنا سب طرح کا گذارہ چلایا کرتا ہے۔ اول پھر وہ آگ یا تیز پتھر کے جنگل کے درخت اُکھاڑ کر جھونپڑی بناتا ہے اور اُسی کو اپنا قلعہ یا امن تصور کرتا ہے اور بیڈول سے تیر و کمان بناکر انہیں سے دریائی مچھلی یا صحرائی جانور شکار کرکے شیرینی ساگ پات وغیرہ کے پیٹ بھر چھوڑتا ہے۔ اب وہ اسی پر قانع ہے اور کسی دوسری چیز کی پرواہ نہیں کرتا اور جبکہ وہ مطلق آگاہ نہیں ہے اسواسطے مہذب اقوام کے سامان تفریح کی نسبت جو صرف بوسیلہ زر حصول ہو سکتا ہے اُسکے دل میں کسی طرح کا حسد پیدا نہیں ہوتا۔ اِس وحشی گذران کے بیان سے اگرچہ پایا جاتا ہے کہ انسان تنہائی میں اپنی زندگی بیشک قایم رکھ سکتا ہے۔ مگر یہہ بھی ظاہر ہے کہ اُسکا لطف سوا شراکت جماعت نہیں اُٹھا سکتا۔ لیکن اُسکو جماعت میں شامل ہونے کی ازبس ضرورت ہے۔ اگرچہ اُسکا چلن یا ثابت قدمی ہم لوگوں کے دل میں ایک طرح کی حیرانگی پیدا کرتا ہے مگر ظاہر ہے کہ یہہ اُنکے لئے ایک بھی ایسا آرام مہیا نہیں کرسکتا جو مہذب ملک کے ایک خانہ بدوش گدا کو حاصل ہے۔ بھوک پیاس موسم کی شدت جسمانی بیماری وغیرہ اُسپر ایسی ہی تاثیر رکھتی ہیں جیسی ہم لوگوں پر۔ اور جبکہ وہ ذخیرہ جمع نہیں رکھتا کہ وقت بیوقت کام آوے اور نہ زخم و درد بیماری وغیرہ کی خاطر خواہ علاج اُسکی طاقت میں ہے تو وہ ان لوگوں کے برابر خوش نہیں خیال کیا جا سکتا جنکے طریق معاش نے اُنکو ایسے حادثات کی تاثیر سے بری رکھا ہوا ہے۔ مہذب لوگ جو جماعت میں رہتے ہیں ایکدوسرے کو مدد دینے میں ایسے عادی ہو گئے ہیں کہ کوئی بھی اُنمیں سے بلا مدد غیر اپنا گذارہ نہیں چلا سکتا اور کوئی ایسا نہیں ہے جو ہزارہا مختلف اہل حرفہ کی صنعتکاری استعمال نکرتا ہو۔ ظاہر ہے کہ گذشتہ صدیوں سے شایستگی اور ایجاد اِس جماعت انسانی میں داخل ہو کر روز بروز اُنکی خوراک و پوشاک کے نفیس اور لطیف بنانے میں ترقی کر رہی ہیں اور اکثر عاقلوں کا قول ہے کہ ایک اوسط درجے کے آدمی کے دسترخوان پر دنیا کے چاروں کونوں کی نعمتیں موجود ہوتی ہیں۔ دیکھو اِس سر کیوں سے گرتاں گون اناج ترکاریاں اور مصالجات رنگارنگ قسم کی روئی ریشم اور پشم انواع و اقسام کی کلیں جہاز سازی و جہاز رانی وغیرہ ایجاد ہوئیں اور ہوتی جاتی ہیں۔ تا حال بیشمار ایجادیں باقی ہیں کہ جن کو ابھی تک ہمارے خیال نے چھوا بھی نہیں۔ انسانی دل اور اُسکی لیاقتیں ہزارہا بے بہا مخفی چیزوں کا خزانہ ہے جسکا ظہور کسی نہایت سنجیدہ و عاقل کے آنے پر منحصر ہے جو ظاہر ہو کر اپنی عقل کے زور سے فراموشی کا پردہ اُٹھا کر اُن جواہرات کو ظاہر کر دکھاتا ہے جو ابھی ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں یہہ سچ ہے کہ سخت دغابازی پرلے درجہ کی بیرحمی عام قسم کی بدفعلی اور قتل میدان جنگ کا آدمیوں کی لاشوں سے ڈھانپا جانا اور انسانی خون سے تربتر ہونا بھی اِسی جماعت کا نتیجہ ہے۔ مگر سچی راستبازی پرلے درجہ کا رحم انسانی ہمدردی اور جنگل میں منگل لگانا بھی اِسی جماعت کا طفیل ہے۔ کاشتکاری باغبانی نہروں کا کھودنا دریاؤں کا راستہ بدلنا پل باندھنا پہاڑوں کو اُکھاڑ کر ہموار بنانا قلعہ کوٹ وغیرہ تعمیر کرنا بھی اِسی کا کام ہے یہہ آہنی بازو اور برقی سینہ گھوڑا جو ہزارہا من کا بوجھ اور ہزارہا جاندار چیزوں کو اپنی پیٹھ پر اُٹھا کر صرف ایک چیخ مار کر تک تک کرتا ہوا ہولے ہولے باتیں کرتا جاتا ہے اور ایک لاٹ والا برق رفتار قاصد جو طرفۃ العین میں مشرق سے مغرب تک ہمارا پیغام پہنچا دیتا ہے اور ہوائی کشتی جسپر بیٹھکر ہم عالم بالا کا سیر اور ہوا میں اُڑتے ہیں اور ہزارہا کلیں جن سے ہماری محنت بہت کم اور فایدہ بہت زیادہ ہو گیا ہے اِسی جماعت کی ایجادیں ہیں*

زراعت

تجربہ کے رو سے جماعت انسانی میں سب پیشوں سے زراعت کا رواج زیادہ تر پایا جاتا ہے یہاں تک کہ باستثنا انگلستان کوئی ایسا ملک نہیں سُنا جاتا جس میں نصف سے زیادہ باشندے کاشتکار نہوں اور صرف اُس ایک ملک میں ایسا ہونا شاید کثرت آبادی اور قلت زمین کا سبب ہو گا۔ اس پیشہ کی پیروی کے واسطے یہہ ایک کامل ترغیب ہے کہ وہ خود کاشتکار کی کوششوں کا عوض معاوضہ نہایت افراط سے ادا کرتا ہے اور بسبب نہایت ضروری اور مفید ہونیکے نہ صرف عام درجہ کے لوگوں کی نظر میں بلکہ بڑے بڑے متمولوں کی توجہ کے لایق سمجھا گیا ہے۔ ہم نے سُنا ہے کہ چین کا شہنشاہ ہر موسم بہار کے شروع میں اپنے شاہزادگان و عمدگان سلطنت کو ہمراہ لیکر نہایت تجمل اور خوشی کے ساتھ دیہات میں جاتا ہے اور زمینداروں کے درمیان میں بذات خاص ہل چلانے سے فصل کا آغاز کرتا ہے اور ویسا ہی بروہ کے وقت بھی اسی ٹھاٹھ کے ساتھ دہقانوں میں تیجیہ کر جشن عام فرماتا اور قدر دانی کی نظر سے سب سے زیادہ محنتی اور اچھے کسان کو عہدہ منڈرین یا مجسٹریٹی کا عطا کرتا ہے۔ انگریزی ملک میں اکثر متمول و بعض اعلیٰ درجہ کے اشخاص دہقانی کاروبار میں شامل ہونا اپنی بچی خوشی اور اعلیٰ دل لگی سمجھتے ہیں اور کاشتکاروں کی سالانہ کمیٹیوں کے صدر نشین بننے میں اپنی عزت اور اُس پیشہ کی حمایت جانتے ہیں پیشہ تجارت اگرچہ سب پیشوں سے افضل گنا جاتا ہے مگر جبکہ اُسکی بنیاد عارضی اور ذاتی حاجات دونوں پر مبنی ہے تو اسواسطے اسکو چنداں مستقل اور غیر متغیر نہیں کہہ سکتے تجربہ کی بات ہے کہ وہ مقامات جہاں آگے ہر ملک کے سوداگروں کی بھیڑ بھاڑ ہوا کرتی تھی اب بالکل ویران پڑے ہیں اور بہت ایسے مقامات جو پہلے مثل ایک چھوٹے سے گانوں کی گمنام تھے اب تجارت کے طفیل زبان زد عالم ہو رہے ہیں یہہ سب انقلاب تجارت کے ایک لیے پر قایم رہنے کا موجب ہیں حالانکہ پیشہ زمینداری ایسے تغیرات کے خوف سے اکثر محفوظ سمجھا جاتا ہے وجہ یہہ کہ اسمیں بکلی نقصان کا احتمال نہیں اور نہ زمیندار کو واسطے رفع کرنے اپنی ضروری ضروریات کے غیر جگہہ میں جانیکی ضرورت ہے اگرچہ زراعت کی فوقیت پیشہ تجارت پر جایز طور سے معلوم دیتی ہے تاہم تجارت ہی اُسکی ترقی کا کامل ذریعہ متصور ہے دیکھیے اگر زمینداروں کو رغبت خریداشیا انتجارتی کی بعوض اُنکے پیداکردہ اناج کے نہ دلائی جاوے تو اغلب ہے کہ وہ اپنے ضروری خرچ کے مقدار کے پیدا کرنے میں بھی غافل ہو جاوینگے اور نتیجہ یہہ ہو گا کہ کبھی نقص تخم ریزی یا ناساز فصل کے بعد اُنکو سخت قحط کے مصایب سے ضرور مقابلہ کرنا پڑیگا ✦

ایک اچھے اور بڑے کسان کے لئے ضرور ہے کہ گھات کی ہلیت اور اُسکے طریق استعمال سے کامل واقفیت حاصل کرے زمین کے اقسام سے آگاہ ہو کر اُسکے ذاتی اور عمدہ جفتوں کو دریافت کر سکے موقع آبپاشی سے غافل نرہکر معزز انگوزی مثل چاچی وغیرہ کو جھیلنے سے مولشیوں کی پرورش فایدہ مند سمجھے یا ایک علیحدہ قطعہ میں قسم قسم کا گھاس بوکر اُٹھا تا رہے اور سب سے اخیر عمدہ عمدہ مویشیوں کی نسل کے بڑھانے اور اعلیٰ قسم کے نباتات کی ترقی کرنے میں جنکا انتخاب ایک کامل غور پر منحصر ہے ایسے ضروری امور ہیں جیسا تجارت کیواسطے سرمایہ فقط ✦ فتح الدین خان

سرحدی خبریں

دادخواہ یا رقعہ کی چٹھی جو بنام مسٹر فورسائیٹہ صاحب بمقام لیہ بتاریخ ۲۳ ستمبر پہنچی اُسکا ترجمہ درج ذیل ہے۔ بعد سلام۔ آپکا محبت نامہ مورخہ ۲۷ جمادی الاول غرہ ہدست ابراہیم خاں انسپکٹر بہمراہی سفارت میرے پاس پہنچا آپکی قدیمی محبت اور صحت و عافیت اور معہ چند انگریزی افسران کے اتالیق غازی کے پاس آنیکی خبر سُنکر مجھے کمال خوشی ہوئی خدا آپکو ہمیشہ صحیح و سلامت رکھے آپکی ملاقات ایک نعمت غیر مترقبہ ہے امید ہے کہ یہہ نعمت مجھکو حاصل ہو گی میں نے ہر طرح کا انتظام ہر ایک منزل پر آپکے واسطے کر دیا ہے اور آپکی انتظار میں چشم براہ ہوں خدا آپکو سفر کی مشکلات و تکلیفات سے محفوظ رکھے کہ آپکے دوستوں کے دلوں کو خوش رکھے ✦

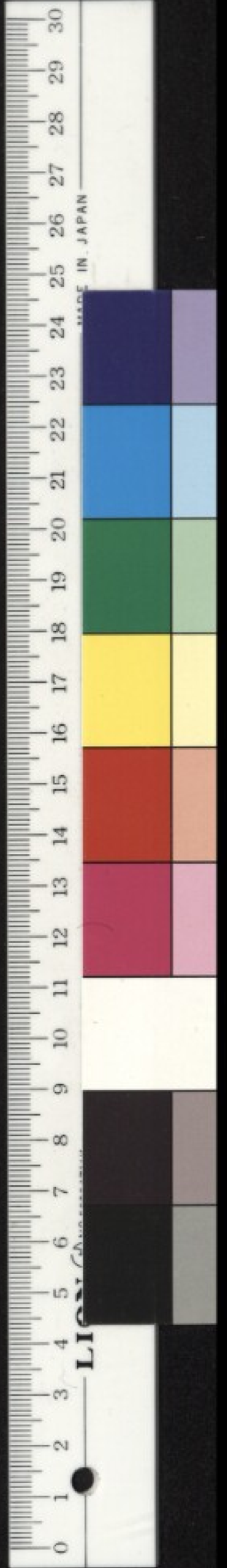
کارسپانڈنٹ پشاور کی تحریر ہے کہ بہرام خاں سوات میں ہے اور ملا صاحب اُسے گرفتار نہیں ہونے دیتا نوروز خاں نے ملا صاحب کو لکھا ہے کہ مجھپر پانچہزار روپیہ جرمانہ ہوئے ہیں۔ اور اگر بہرام خاں گرفتار نہو گا تو میں قید ہو جاؤنگا اور اگر یہہ حالت ہو گی تو فرقہ مرجاخیل اور ممند کے لوگ پشاور اور کابل کے راہ پر مسافروں کو لوٹینگے اسلئے کہ صرف میں ہی اُنکو ضبط میں رکھ سکتا ہوں ✦ از پبلک اوپنین

وفات کمال افسوس ہے کہ شہر گجرات میں پادری محمد اسمعیل صاحب نے اِس دار فانی سے کوچ کیا ✦

جواب خط۔ میرٹھ سے ایک شخص محمد عصمت اللہ نامی کا خط درباب شکایت عدم تحریر جواب دو سوالات ہمارے پاس پہنچا حالانکہ کوئی خط یا ہمارے یہاں نہیں پہنچا کہ جواب دیا جاتا اس خط میں جو مسیح کے ابن اللہ ہونیکی دلیل طلب کی ہے اسکے جواب میں ہم یہی کہنا کافی سمجھتے ہیں کہ نور افشاں کے کئی پرچوں میں اِس مسئلے کی دلایل بیان ہو چکے ہیں مناسب ہے کہ انہیں ملاحظہ کیجائیں ✦

آمدنی ریل۔ ۳۰ جون سنہ ۱۸۷۳ء تک ہندوستان میں ۲۴۴۵ میل تک ریل جاری تھی بعد ازاں ۲۶۱ میل اور تیار ہوئی سنہ ۱۸۷۳ء کی اول ششماہی میں آمدنی ۱۴۸۷۷۴۹۰ روپیہ تھی اور دوسری ششماہی میں ۱۶۳۹۵۳۳۰ روپیہ ہوئی ✦

پادری جیمس ڈاسن صاحب نے انجیل متی و مرقس کا ترجمہ گونڈ زبان میں کیا ہے جو کہ نارتھ انڈیا بائبل سوسائیٹی کے یہاں چھاپا جاتا ہے۔ گونڈ لوگوں میں بہت تھوڑے پڑھ سکتے ہیں صاحب موصوف نے اِس زبان کی پہلی کتاب بھی تیار کی ہے جو چھاپی جائیگی ✦



خودکشی شعلہ پور میں کسی برہمن کی لڑکی بعمر ۱۲ سال نے اپنے تئیں ایک تالاب میں ڈالکر ہلاک کیا اسلیے کہ اُسکے کان کا ایک زیور گم ہو گیا تھا اور وہ اپنی ساس کے خفقہ سے جو بہت بیجا زبان دراز تھی ڈرکر مرتکب اِس فعل کی ہوئی +

بروچ یہاں کے نمبیوں نے ٹھہرایا ہی کہ اب سے کوئی ہندو اپنے سر کے بال غیر ملک کے لوگوں کی طرح نہ رکھے بلکہ ہر ایک شخص اپنے سر پر چوٹی رکھے ورنہ ذات سے خارج کیا جائیگا +

بمبئی۔ ۱۷ ماہ حال کو عثمان شیخ کا مقدمہ بعلت اقدام قتل داؤد حکم عیسائی کے ہائی کورٹ کے اجلاس سشن میں پیش ہوا +

فن شناوری۔ باشندگان قصبہ اولپد ضلع گجرات میں بچاس عورتوں سے زیادہ فن شناوری میں مشتاق ہیں ایک اخبار میں ذکور ہی کہ ۱۱ ماہ حال کو بعض اُن میں سے وہاں کے ایک تالاب میں تیریں اور ایک عورت زوجہ سدا شیو نے سب سے زیادہ کمال دکھلایا + از نیلک اہیا

لطیفہ۔ ایک حکیم کسی بیمار کا معالجہ کرتے تھے اُسکے انتقال کے حکیم صاحب نے قابض جائیداد کے پاس بل پیش کرکے پوچھا کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس بل کی بابت حلف اُٹھایا جائے اُس شخص نے جواب دیا حلف کی کچھ ضرورت نہیں متوفی کی موت ہی ایک کافی ثبوت ہی کہ آپنے اُسکا علاج کیا ہی +

جموں مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر سے مراجعت کی بہار خبر گرم ہی۔ ایلچی یارقند بھی کشمیر سے روانہ آگے ہو گیا اُمید کہ بخیریت تمام جلد قافلہ سفارت یارقند میں وارد ہوگا۔ مہاراجہ کی جانب سے راستہ کی رسد رسانی کی کوشش کی بابت کیا تعریف کیجائے۔ ایک گانو ٹوٹا ہو نام جموں سے بفاصلہ ۱ میل واقع ہی اُس مقام پر ایک نیا شہر مہاراجہ کی جانب سے بنوانا شروع ہوا ہی اور حکم ہی کہ جو کوئی یہاں آکر آباد رہوے اور مکان او دوکانیں آکر بنا دے ریاست کی جانب سے خرچ دلا دینگے چنانچہ وہاں عمارت شروع ہو گئی ہی اور اب اُس مقام کا نام رگبیر پورہ رکھا گیا ہی +

سیالکوٹ۔ موسم خوب راحت افزا ہو گیا ہی رات کو خوب سردی پڑتی ہی۔ ویکسی نیٹر واسطے ٹیکا لگانے بچوں کے اِس ضلع میں آگئے ہیں اور کام ٹیکا کا علاقہ تحصیل رعیہ میں جاری کر دیا ہی۔ بہت جاہل لوگ اِس کام سے ڈرتے ہیں اور بچوں کو چھپا رکھتے ہیں اور سرکار کے فیض عام سے واقف نہیں ہوتے کہ ہزارہا روپیہ سرکار واسطے انتظام رفاہ عام کے خرچ کرتی ہی +

دربار گورنری۔ نواب گورنر جنرل بہادر ۱۰ ماہ نومبر کے اخیر میں بمقام لکھنؤ ایک دربار منعقد فرماوینگے جبکی بابت صاحب چیف کمشنر الیہ نے قائم مقام چیف کمشنر بہادر پر اپنا ارادہ ظاہر فرمایا ہی اور سرجارج کوپر صاحب بہادر نے صاحبان ڈپٹی کمشنران کے نام ہدایت کی ہی کہ اپنے اپنے اضلاع کے تعلقداران کو جو دربار میں حاضر ہونگے اطلاع کر دیں اور نواب گورنر جنرل بہادر کا منشا ہی کہ تعلقداروں کو اطلاع دی جائے کہ اِس دربار میں صرف اُن سے واقفیت حاصل کرنی ہی اور کسی طرحکے بھی خرچ کی ضرورت نہیں دربار کے وقت صرف مُہر دکھلانی ہوگی جو بعد چھونے کے معاف ہوگی اور صاحبان ڈپٹی کمشنر لکھنؤ تمام رؤسا لکھنؤ کی فہرست جنکا نام درباری فہرست میں ہی تیار کرینگے اور وہ جو شامل دربار ہونگے اور ہنگام تشریف آوری نواب ممدوح کے صاحبان کمشنران جتنے افسران کو مناسب جانیں رخصت دے سکتے ہیں بشرطیکہ کار سرکار میں ہرج نہو +

تجویز صلح کونٹ سکلوپس صاحب موجد قانون اٹلی مبتیں ہی کہ مناسب ہی کہ ایک عمدہ عدالت قایم کی جائے جہیں باہم سلطنتوں کا قومی تنازع بلا اقدام جنگ وجدال کے فیصل کیا جائے +

لودیانہ۔ ۲۵۔ اکتوبر کو لکھی و خوشحالی دو بکری والوں میں باہم لڑائی ہوئی خوشحالی ضرب شدید سے مر گیا لکھی بباعث اِس کے کہ کئی جگہہ اُسکے جسم پر چوٹ لگی تھی شفاخانہ میں بھیجا گیا جہاں سے وہ دوسرے روز کی رات کو فرار ہو گیا پولیس اُس کی تلاش میں ہی یقین کہ گرفتار ہوگا۔

اُسی تاریخ ایک توپخانہ پڑاؤ میں اُترا دوسرے دن بطرف فیروزپور ہوا۔ کرک پیٹرک صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس ملقہ انبالہ نے طلبا، ضلع کا امتحان لیا اور ۲۷ کو طلبا مشن اسکول کا امتحان لیا +

خلاصہ اخبارات تار برقی از ۲۱ تا ۲۴ اکتوبر ۱۸۷۳ء

انگلستان۔ مسٹر برائٹ صاحب نے ایک اسپیچ میں جو شہر برمنگھام میں فرمائی انکم ٹیکس کے برخلاف رائے ظاہر کی۔ مہم کماسی کی تیاری ہو رہی ہے اشانٹی لوگ اب تک پس پا نہیں ہوئے کئی ایک جنگ خفیف واقع ہوئیں المینا کے پچھم کے چند دیہات نیست و نابود کئے گئے ہیں اخبارات انگریزی کماسی کے نیست کرنے کے باب میں خلاف رائے لگاتے ہیں +

فرانس۔ شہر پارس میں اُن لوگوں کا جو سلطنت شاہی کے خواہاں ہیں ایک مجمع ہوا جس میں اُنہوں نے ایک عرضی پارلیمنٹ میں پیش کرنے کی غرض سے تیار کی بدیں مضمون کہ کونٹ ویشام بورڈ بادشاہ مقرر ہو اور بعد اُس کے پرنس ڈے ریس قایم کیا جاوے +

ہسپانیہ۔ سرکشوں نے شہر ولنشیا پر گولا اندازی کی دھمکی دی تھی لیکن اُسے چھوڑ کر شہر کارتیجینا کو چلے گئے۔ کئی جہازان تجارتی اہل ہسپانیہ کو اُنہوں نے لوٹ لیا جنرل ٹرسٹانی نے بمقام کنٹلونیا فوج جمہوری کو شکست دی +

اٹلی۔ گورنمنٹ اٹلی نے دینی مکانات کو ضبط کر لیا +

رسید زر

عبدالغنی صاحب ہیتھو ڈاکٹر مالیر کوٹلہ	۳ عہ
مہن لعل صاحب ملازم بابو کندن لعل صاحب	۲ ر

بقیہ خط اور اُسکا جواب

۶ **سوال**۔ کسی آدمی سے شریعت الٰہی کی تکمیل ممکن ہی یا نہیں ٭

جواب۔ عیسائی مذہب کی تعلیم یہہ ہی کہ شریعت کی پوری تعمیل کسی آدمی سے نہیں ہو سکتی جابجا انجیل میں بیان ہی کہ کل انسان خدا کے حضور گنہگار ہیں۔ اس کلام سے کوئی شخص مستثنےٰ نہیں۔ حاشا انسانیت میں اگر صرف مسیح گناہ سے خالی ہی دیکھو رومیوں کا خط ۳ باب ۱۰ آیت کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں۔ کوئی سمجھنے والا نہیں۔ کوئی خدا کا طالب نہیں سب گمراہ ہیں۔ سب کے سب نکمے ہیں۔ کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ اسی مضمون پر ۱۴ زبور اور ۵۳۔ زبور کی گواہی ہی ٭

اور ایسا ہی تجربہ سے پایا جاتا ہی چنانچہ ہر ایک زمانہ کے بڑے بڑے دیندار اور خدا پرست لوگ (جنکی تمام زندگی پاکیزگی اور راستبازی میں بسر ہوئی) اقراری ہیں کہ ہم گنہگار ہیں۔ دیکھو ۵۱ زبور جسمیں داؤد پیغمبر یوں فرماتا ہی۔ اے خدا اپنی رحمدلی کے مطابق مجھپر شفقت دی۔ اپنی رحمتوں کی کثرت کے مطابق میرے گناہ مٹا دے۔ میری بُرائی سے مجھے خوب دھو اور میری خطا سے مجھے پاک کر۔ میں اپنے گناہوں کو مان لیتا ہوں۔ اور میری خطا ہمیشہ میرے سامنے ہی۔ میں نے تیرا ہی گناہ کیا ہی۔ اور تیرے ہی حضور بدی کی ہی۔ دیکھ میں نے برائی میں صورت پکڑی اور گناہ کے ساتھ میری ماں نے پیٹ میں لیا۔ دیکھ تو اندر کی سچائی چاہتا ہی سو باطن میں مجھکو دانائی سکھلا۔ زوفے سے مجھے پاک کر۔ کہ میں صاف ہو جاؤں۔ مجھکو دھو۔ کہ میں برف سے زیادہ سفید ہو جاؤں۔ میرے گناہوں سے چشم پوشی کر اور میری ساری بُرائی مٹا ڈال۔ اے خدا میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر۔ اور ایک مستقیم روح میرے باطن میں نئے سر سے ڈال وغیرہ۔ پھر ۱۹۔ زبور میں وہ یوں کہتا ہی کہ اپنی بھول چوکوں کو کون جان سکتا ہی۔ اے خدا تو مجھکو گناہ پنہانی سے پاک کر۔ اور دانیال نبی ۹ باب میں اپنی کتاب کے یوں کہتا ہی کہ ہمنے خطا کی۔ ہمنے بدکاری کی۔ ہمنے شرارت کی ہمنے بغاوت کی۔ کہ ہمنے تیرے حکموں اور تیری سنتوں سے عدول کیا۔ اے خداوند زرد روئی ہمارے لئے ہی ہم ہرگز خداوند اپنے خدا کی آواز سے شنوا نہوئے۔ کہ اُسکی شریعتوں پر جنھیں اُسنے اپنے خدمتگذار نبیوں کی معرفت ظاہر کیا۔ چلیں وغیرہ۔ پولوس رسول جو راستبازی اور نیکی میں مشہور تھا اپنی نسبت یوں کہتا ہی۔ کہ یہہ دیانت کی بات بالکل ماننے کے لایق ہی کہ مسیح دنیا میں گنہگار ونکے بچانے کو آیا اور میں اُن سب میں زیادہ گنہگار ہوں۔ جبکہ دنیا کے ایسے پاکباز اور نیک آدمی اپنی نسبت یوں کہتے ہیں تو عام لوگوں کا (جو کہ علانیہ گناہوں میں گرفتار ہیں) کیا ٹھکانہ۔ اس بات کے فیصلہ کرنیکے واسطے ہمکو یاد رکھنا چاہئے۔ (۱) کہ انسان اپنی ذاتی حالت میں نہیں ہی یعنے جس حالت میں اُسے خدا نے پیدا کیا تھا اُسمیں نہیں رہا خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ انسان خدا کی شکل پر بنایا گیا تھا۔ یعنے جیسا خدا پاک اور راستباز پاکیزگی اور راستی سے معمور اور گناہ سے منزہ ہی۔ ویسا ہی پہلے انسان تھا لیکن تھوڑے عرصہ بعد شیطان کے دام فریب میں آکر گناہ کے پھندے میں پھنس گیا اور اپنی اصلی حالت سے جو راستی اور خوشی کی حالت تھی دور جا پڑا۔ تب سے کل انسانوں کے دلوں میں گناہ کی جڑ قایم ہو گئی ٭

کیونکہ اُس انسان کی اولاد میں سے ہیں جسنے ابتدا میں گناہ کیا۔ اور اُسی کی سی طبیعت اور اُسی کی سی ذات رکھتے ہیں۔ اسی لئے داؤد پیغمبر ۵۸ زبور میں یوں فرماتا ہی۔ اہل شرارت رحم سے بیگانہ ہوتے ہیں۔ وے پیدا ہوتے ہی بھٹک جاتے ہیں اور جھوٹھ بولتے ہیں۔ اُنکا زہر سانپ کا سا زہر ہی۔ وے اُس بہرہ ناگ کی مانند ہیں جو اپنے کان کو بند کر رکھتے ہیں اگر انسان اپنی ابتدائی حالت میں رہتا تو بیشک شریعت کی تعمیل کر سکتا چونکہ اُس حالت میں نہیں رہا بلکہ ذاتی اور طبعی برائی میں پھنس گیا۔ اور اُسکی خلقت میں ہی گناہ اثر کر گیا تو اُسکے لئے شریعت کی تعمیل کرنا ناممکن ہی اور اسی لئے مسیح خداوند کہتا ہی کہ میں تم کہتا ہوں اگر کوئی سر نو پیدا نہو تو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ اگر آدمی پانی اور روح سے پیدا نہووے تو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ (۲) بات جس پر غور کرنا مناسب ہی یہہ ہی کہ شریعت کے دو معنے ہیں ایک لفظی دوسرے معنوی لفظی معنونکے مطابق شریعت کی تعمیل کرنا انسان کے لئے محال نہیں ہی بلکہ ایسے بہت انسان ہیں جو کر سکتے ہیں۔ مثلاً ایسے بہت اشخاص ہیں جو چوری نہیں کرتے زنا کی طرف مایل نہیں ہوتے قتل کا ارتکاب نہیں کرتے۔ اور احکام شریعت بظاہر انکا پابند ہوتے ہیں لیکن اگر اُنکے اُن روحانی معنے کیطرف خیال کیا جاوے تو کوئی شخص اُن سے یعنے الزام چوری وغیرہ سے بری نہیں رہ سکتا مسیح خداوند فرماتا ہی کہ تم سُن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تو خون مت کر۔ اور جو کوئی خون کرے وہ عدالت میں سزا کے لایق ہوگا۔ پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر بے سبب غصہ ہو عدالت میں سزا کے قابل ہوگا۔ تم سن چکے ہو اگلوں سے کہا گیا۔ زنا مت کر۔ پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے۔ وہ اپنے دل میں اُسکے ساتھ زنا کر چکا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ شریعت کے احکام نہ صرف ہمارے ظاہری کاموں پر اثر کرتے ہیں بلکہ ہمارے دل کی حالت سے بھی تعلق رکھتے ہیں واضح ہو کہ خدا دل اور گردوں کا جانچنے والا۔ اور عالم الغیب ہی اگر کوئی ظاہرا خلقت کے سامنے گناہ کا مرتکب نہووے تو وہ دنیا کی نظر میں گناہ اور شرمندگی ظاہری سے بری خیال کیا جاویگا لیکن دلی خیالات اور باطنی ارادونکے سبب وہ خدا کے حضور گناہ سے مستثنےٰ نہیں رہ سکتا۔ مثلاً اگر کوئی بظاہر خون نہ کرے تو وہ خلقت کے نزدیک خونی نہیں تصور ہوویگا۔ لیکن اگر خونی کی سی طبیعت رکھے تو خدا کے حضور خونی ہو چکا۔ اور جیسا ہی اگر

بظاہر زنا کا ارتکاب نکرے لیکن دلمیں خیالات فاسدہ شہوت انگیز پیدا ہوں۔ تو گو خلقت کے نزدیک وہ زانی نہیں شمار کیا جاویگا لیکن خدا کے حضور وہ زناکار ہی۔ اور ایسا ہی چور اگر ان معنوں کے ترازو میں ہم اپنے آپکو تولیں تو ہمکو آپ ہی معلوم ہو جاویگا کہ شریعت کی پوری تعمیل نہایت ناممکن ہی۔ اور کوئی ایسا انسان نہیں۔ جو اس سے عہدہ برا ہوسکے مسیح خداوند نے ساری شریعت کا مجموعہ دو کلام میں ختم کیا۔ یعنے (۱) تو خداوند کو جو تیرا خدا ہی اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر۔ اول حکم یہی ہی۔ (۲) تو اپنے پڑوسی کو اپنے برابر پیار کر۔ ان سے بڑا اور کوئی حکم نہیں۔ مرقس ۱۲۔ باب ۳۰-۳۱۔ آیت اب کون انسان کہہ سکتا ہی کہ میں سارے دل وغیرہ سے خدا کو پیار کرتا ہوں۔ اور پڑوسی کو اپنے برابر عزیز جانتا ہوں اگر کوئی ایسا دعوے کرے تو یہی کہا جاویگا کہ وہ اپنی دلی حالت سے خبردار نہیں۔ یہہ تجربہ کی بات ہی کہ آدمی جسقدر پاکیزگی میں ترقی کرتا ہی۔ اُسی قدر وہ اپنی نالیاقتی اور گناہ سے واقف ہو کر اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہی صرف بیوقوف لوگ کہتے ہیں کہ ہم گناہ گار نہیں۔ جنکے دل کی آنکھیں بند ہیں وہی اپنے دل کی بُرائی سے ناواقف ہیں +

۷ **سوال**۔ سوائے اُن لوگوں کے جو مسیح کے کفارہ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کی اُمتوں اور اور لوگوں کے لئے بھی مسیح کا کفارہ کچھ مفید ہی یا نہیں +

جواب۔ واضح ہو کہ جتنے نبی اور پیغمبر دنیا میں آئے۔ سب کے سب مسیح پر ایمان رکھتے تھے۔ اور مسیح کے وسیلے سے نجات کے امیدوار تھے اور اپنی اُمت کو بھی یہی تعلیم دیتے رہے۔ اسلئے مسیح خداوند کہتا ہی یوحنا کی انجیل پانچواں باب ۳۹ آیت۔ تم نوشتوں میں ڈھونڈتے ہو۔ کیونکہ تم گمان کرتے ہو کہ اُن میں تمہارے لئے ہمیشہ کی زندگی ہی۔ اور یہہ وہی ہیں جو مجھپر گواہی دیتے ہیں۔ اور پطرس رسول پہلے خط پہلے باب کی دسویں آیت میں یوں کہتا ہی۔ اسی نجات کی بابت نبیوں نے تلاش اور تحقیق کی جنھوں نے اُس نعمت کی پیشین گوئی کی جو تم پر ظاہر ہونیکو تھی غرض جتنے نبی مسیح سے پیشتر موجود میں آئے۔ اُنہوں نے مسیح کی بابت شہادت دی اور انکی اُمتوں کا دل اُسکی طرف رجوع کیا۔ اسواسطے جسقدر مسیحی اُمت انبیا و سابق کی تھی وہ مسیح پر ایمان اور بھروسہ رکھکے اُسکے وسیلے سے نجات کے امیدوار رہے یہہ تو ہم کہتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کل دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہوا لیکن اسکے ساتھ ہمارا یہہ بھی قول ہی کہ اُس کفارہ سے متمتع ہونے اور فایدہ اُٹھانیکے لئے یہہ بھی ضرور ہی کہ اُسپر ایمان لاوے یعنے نجات حاصل کرنیکے لئے مسیح پر ایمان لانا شرط ہی دیکھو یوحنا ۳ باب ۱۶-۱۸-۳۶۔ آیت کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تا کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ جو اُسپر ایمان لاتا ہی اُسکے لئے سزا کا حکم نہیں۔ لیکن جو اُسپر ایمان نہیں لاتا اُسکے واسطے سزا کا حکم ہو چکا کیونکہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہ لائے۔ جو کہ بیٹے پر ایمان لاتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہی اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا ہی۔ حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا قہر اُسپر رہتا ہی اور اسی مضمون پر انجیل میں بکثرت آئتیں موجود ہیں اور اُن سے یہی نتیجہ نکلتا ہی کہ آدمی ایمان سے راستباز ٹھہرتا ہی۔ اور اعمال نجات کے لئے کافی نہیں۔ جب یہہ کہا جاتا ہی کہ مسیح دنیا کے لئے کفارہ ہوا تو اُسکا یہی مطلب ہی کہ خداوند یسوع مسیح کا کفارہ مجید ہی۔ اور ساری دنیا کے سارے لوگ اُسمیں شامل ہو سکتے ہیں۔ وہ سب کی نجات کے لئے موجود ہی اور سب کو دعوت دیتا ہی کہ اگر اُسمیں شریک ہوویں۔ اور مسیح کا کفارہ ایک بڑی ضیافت کی مانند ہی کہ سارے بھوکھوں اور پیاسوں کے لئے تیار کی گئی ہی کہ اگر اُسمیں سے متمتع ہاویں۔ اِس ضیافت کا صرف علم جتنا کافی نہیں بلکہ یہہ ضرور ہی کہ ہر ایک انسان اُسمیں شریک ہووے مسیحی نجات میں انسان جبھی شامل ہو سکتا ہی جبکہ ایمان سے اُسے قبول کرے۔ مسیحی نجات کے سمجھنے کے لئے میں ایک مثال دیتا ہوں۔ مثلاً ایک کشتی جسمیں صدہا آدمی سوار تھے غرقاب ہو گئی اور آدمی ڈوب گئے کوئی رحیم الطبع اور رحمدل جو اُنکی حالت کو دیکھہ رہا تھا دوسری کشتی پر سوار ہو کر آیا۔ اور اُسنے رسّے چاروں طرف ڈال دیئے اور آواز دی کہ جسنے بچنا ہو وہ رسّوں کو پکڑ لیوے۔ جسنے پکڑا وہ بچ گیا۔ ایسے ہی وہ شخص یسوع مسیح کو خیال کرو۔ جو غرق شدگان دریائے عصیان کو بچانے کے لئے آیا۔ اور وہ رسّے ایمان ہیں جسنے اُسے پکڑا اُسنے نجات پائی۔ نجات کی کشتی تو موجود ہی اور نجات دہندہ بھی اُسمیں ہی۔ اور رحمدلی غرق شدگان دریائے عصیان کو اُسپر سوار ہونے کے لئے آواز دے رہا ہی لیکن وہی نجات کو حاصل کر سکتا ہی کہ رسّہ پکڑ کے کشتی پر سوار ہووے +

اب احمد حسن صاحب کے سوالوں کا جواب پورا دیا گیا۔ میری گذارش یہہ ہی کہ مفتاح الاسرار فنڈر صاحب کو بغور ملاحظہ فرماویں اور اُسکے سیر سے اپنے دل کو شاداب کر کے اُس میں مسئلہ تثلیث اور اُسکا ثبوت توریت و انجیل زبور سے بہت دیا گیا ہی کہ ہر ایک متلاشی دین کی اُس سے تسلی ہو سکتی ہی اور ایک کتاب میں جسکے دیکھنے سے احمد حسن صاحب بہت تسلی حاصل کرینگے وہ کتاب طریق الحیات ہی وہ بھی تصنیف ڈاکٹر صاحب موصوف کی ہی۔ اسمیں کُل نجات کے طریقہ کا بیان ہی اب مجھے امید ہی کہ بھائی مذکورۃ الصدر سے تسکین کامل حاصل ہوگی +

بقیہ نظر ثانی کتاب صیانۃ الانسان

دعوی تحریف توریت کے جواب میں

حافظ صاحب نے مولوی عماد الدین کا یہہ قول نقل کیا ہی۔ توریت کی نسبت قطع نظر اور دلائل کے یہہ دلیل کہ حضرت عیسیٰ نے اُسپر گواہی دی اور اُسکو ہاتھ میں لیکر پڑھا ہی

ہر محرف نہیں بتایا ہمارے لئے کافی شافی دلیل ہو اور مسیح نے یہہ بھی کہا کہ اسکا ایک شوشہ نہ ٹلیگا جب تک سب کچھہ پورا نہووے۔ اسکے جواب میں معترض صاحب یوں فرماتے ہیں صفحہ ۲۵ پہلا جواب فی الواقع اگرچہ کلام مسیح کی صحیح ہو تو پولوس بیچارہ کا کیا حال جسنے شوشہ تو کیا کل توریت تو وہ خاک سے بھی ناچیز کر دیا یہاں تک کہ نامہ گلاتیوں کے ۳ باب ۱۰ درس میں لکھا ہو کہ جنکا بھروسہ شریعت (یعنے توریت پر) ہو وہ سورد لعنت ہیں اور نامہ عبرانیاں کے ۸ باب ۷ و ۱۲ درس میں لکھا ہو کہ اگر پہلا عہد نامہ (یعنے توریت) بے عیب ہوتا تو دوسرے عہد (یعنے انجیل) کی حاجت ہوتی وغیرہ ذالک بلکہ خود مسیح نے نکاح مطلقہ عورت سے زنا قبلا یا ہو حالانکہ توریت میں درست تھا بھلا صاحب شوشہ تو نہ رہا مگر توریت بالکل برباد ہو گئی حق تو یوں ہو کہ آپنے اس عبارت کا مطلب ہی نہیں سوچا ورنہ رفع ثبوت تحریف میں اسکو کیا دخل امید ہو کہ اب آپ ان دعووں کو بموجب عادات قدما اپنے کے نکال ہی دینگے یہہ کہنا معترض صاحب کا کہ آپ نے یعنے پادری عماد الدین نے اس عبارت کا مطلب ہی نہیں سوچا شاید حافظ صاحب نے خود سوچے نہیں لکھا یا شاید اُنہوں نے ہنسی سے لکھدیا ہی واضح ہو کہ ہمارا دستور بے سوچے لکھنا نہیں ہو جیسا کہ حافظ صاحب کیا کرتے ہیں چنانچہ اُنکے چند اقوال مصداق اس امر کے حصہ دوم نظر ثانی صیانت الانسان میں قلمبند کئے گئے ہیں جو چاہے وہاں دیکھ لے +

اگر حافظ صاحب پڑھنے میں کچھہ ذرا سا سوچتے تو انجیل سے ایسے اُلٹے معنے نہ نکالتے چنانچہ آیت مذکورہ بالا یعنے گلتیوں کے خط ۳ باب ۱۰ آیت میں معلم صاحب نے آدھا حصہ پڑھکر اپنے ہی معنے لگائے ہیں اور باقی حصہ چھوڑ دیا ہو اب ناظرین خود پڑھکر منصفی کریں کہ آیا پولوس نے توریت کو خاک سے بھی ناچیز کر دیا ہو یا صرف یہہ معترض صاحب کا ایک خواب ہو اصل میں مطلب اس آیت کا یہہ ہو کہ سب جو شریعت کے عمل پر بھروسا رکھتے ہیں لعنتی ہیں یعنے جو کوئی اُن سب باتوں کے کرنے پر جو شریعت میں لکھی ہیں قایم نہیں سو لعنتی ہو اس سے ظاہر ہو کہ اُنکے ملعون ہونے کا باعث جو شریعت کے عملوں پر بھروسا رکھتے ہیں صرف یہہ ہو کہ جب تک عمل پورا نہو یعنے انسان ہر ایک حکم کو قایم نکرے وہ شریعت سے فایدہ نہیں بلکہ بہت نقصان اُٹھاتا ہو کیونکہ یہہ تو لڑکے بھی جانتے ہیں کہ جو شخص حکم کے عمل سے بچنا چاہے وہ اُس حکم کے نہ ماننے سے نہیں بچیگا پھر گلتیوں کے اسی تین باب ۱۲ آیت لکھا ہو وہ آدمی جسنے اُسپر (شریعت) عمل کیا سو ہی اُس سے جئیگا اور پولوس نے یہہ تو درست فرمایا ہو کہ آدمی شریعت کے عمل سے نہ اُسکے نہ ماننے سے بچیگا اور عقل بھی اسی بات کی قایل ہو اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ جب شریعت کا یہہ حال ہو تو کس لئے لکھا ہو کہ جو اُسکے عمل پر بھروسا رکھے وہ لعنتی ہو تو جواب یہہ ہو کہ کسی کا مقدور نہیں جو شریعت پر عمل کرے اور انسان کو نیکی کرنیکی طاقت نہیں اور نیکی یہہ ہو کہ خدا کے پاک حکموں پر عمل کرنا اور اُن پر کوئی پورا عمل کر نہیں سکتا چنانچہ شریعت پر عمل کرنے سے نجات ہو اور شریعت اُسی کو بچائیگی جو اُسپر عمل کرتا ہی مگر کوئی نہیں جو اُسپر عمل کرنیکی طاقت رکھے پس شریعت کے وسیلے سے کوئی نہیں بچ سکتا اور جو کوئی اُسپر عمل نہیں کرتا خدا کا قہر اُسپر ہی پھر اگر کوئی اُسکے عمل پر بھروسا رکھے باوجودیکہ عمل پورا نہیں ہوا پس وہ کسطرح لعنتی نہوگا فی الواقعہ دنیا میں کوئی آدمی نہیں کہ شریعت کے عملوں کو ایسا پورا کرے کہ اُسکا ایک حکم بھی نہ ٹلے پس بموجب اسی دسویں آیت کے وہ شخص جو اِن سب باتوں کے کرنے پر جو کہ شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں قایم نہیں رہتا سو لعنتی ہو اب منصف ناظرین پر بخوبی واضح ہوگا کہ اگر شریعت سے بیچارے گنہگاروں کو نجات نہیں حاصل ہوتی بلکہ مستوجب سزا کے ہوتے ہیں تو وہ نجات کے لئے کسی کام کی نرہے پس اسلئے کہ اُسکے وسیلے کسی کو نجات نہ ملیگی وہ عیب ناک ٹھہرے اسلئے عبرانیوں کے خط کے ۸ باب ۷ آیت میں یہہ لکھا ہو کہ اگر وہ پہلا عہد بے عیب نہوتا تو دوسرے کی تلاش کی جگہہ نہوتی اس سے یہہ مراد نہیں کہ عہد عتیق یعنے شریعت بنفسہ عیب ناک اور ناقص اور خراب ہو بلکہ یہی مراد ہو جو پولوس نے خود بیان کیا ہو کہ اس سے نجات حاصل نہیں ہوتی ہو رومیوں کے خط ۷ باب ۱۲ آیت میں صاف لکھا ہو کہ شریعت پاک ہو اور حکم پاک اور حق اور خوب ہو معلوم نہیں کہ معترض صاحب کس دلیل سے پولوس پر یہہ عیب لگاتے ہیں کہ اُسنے شریعت کو خاک سے بھی ناچیز بنا دیا اگر پوچھو کہ جب شریعت سے نجات نہیں تو خدا نے کسلئے اُسے نازل کیا تو ہم کہتے ہیں کہ اس بات کا بیان رومیوں کے ۷ باب میں ہو اور مختصر یہہ ہو کہ شریعت سے انسان کو گناہ اور اعتقادی کی شناخت حاصل ہوتی ہو اور یہہ جو حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح نے نکاح کرنا عورت مطلقہ سے زنا قبلا یا ہو حالانکہ توریت میں درست تھا یہہ بات درست ہو البتہ مسیح نے بعض باتیں توریت کی موقوف کر دی ہیں لیکن یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ معترض صاحب کا مطلب اُن دلیلوں سے کیونکر حاصل ہوگا بالفرض اگر پولوس نے توریت کو خاک سے بھی ناچیز کر دیا ہوا اور مسیح نے بھی بعض احکام موقوف کر دیے ہوں تو اس امر سے یہہ بات نہیں ظاہر ہوتی کہ توریت محرف ہو گئی ہو اگر ان دلیلوں سے کوئی نتیجہ نکالنے کی مرضی ہو تو یہہ کہئے کہ پولوس اور مسیح نے ایک نئے مذہب کے ایجاد کرنے کا ارادہ کرکے پُرانے عہد کو منسوخ کر دیا ہو چنانچہ معترض صاحب نے یہی نتیجہ نکالا ہو صفحہ ۲۶ پر جہاں لکھا ہو کہ ایمانداری اِس مقدس کی یعنے پولوس کی خوب ہی ثابت ہو معلوم ہوتا ہو کہ اُنکا ایجاد مذہب اور قلع قمع توریت منظور رہا ہو اچھا گو یہی اُنکا مطلب تھا مگر ناظرین فرمائیں کہ بلیہ توریت کی تحریف سے کیا نسبت رکھتا ہی یہہ تو تنسیخ ہو منسوخ ہونا اور چیز محرف ہونا اور چیز دوسرا جواب معترض صاحب صفحہ ۲۵ پر یوں ارقام کرتے ہیں کہ فرضاً اگر آپ اس سے عدم تحریف توریت کی نکالیں تو وہ عیسائی جو یہودیوں کو الزام

تحریف بشارات کا لگاتے تھے آپکے نزدیک جاہل مطلق اور مفتری
ٹھہرے چنانچہ اکثر قدما مسیحی چلاتے تھے کہ تاریخ واردات
مندرجہ عہد عتیق میں یہودیوں نے قریب ۱۳۰ کے سبب
دشمنی دین عیسوی کے تحریف کی تھی بعد اسکے معلم صاحب
اس امر کے ثبوت میں چند نام علما مسیحی کے لیتے ہیں۔ جواب
تحریف کے معنے ہیں اصل مطلب سے پھیر دینا اگر یہہ ہو ہی گیا
جائے کہ پرانا عہد نامہ اپنے اصل مطلب سے پھیر گیا تو بالکل
غلط ہے کیونکہ بہت وجہ سے ثابت ہو سکتا ہے کہ عہد نامہ عتیق
جو مسیح کے زمانے میں رائج تھا وہ یہی تھا جو اب عیسائیوں اور
یہودیوں کے پاس موجود ہے مگر اسبات کے ضرور ہم مقر ہیں
کہ جیسا انجیل کی بابت پہلے پرچوں پر بیان ہو چکا ہے اسیطرح
عہد عتیق میں بھی کچھ ہوا ہے یعنے اُسمیں بھی چند سہو کاتب
اور تبدلات عبارت قصدی اور لغوی واقع ہوئے ہیں پر
واضح ہو کہ بہ نسبت تبدلات مندرجہ انجیل عہد عتیق میں
بہت کم واقع ہوئے ہیں مگر جب انجیل کی تحریف ان واری
ایکطیونیس (تبدیلات عبارت) سے ثابت نہو سکے تو کیا امکان
ہے کہ عہد عتیق محرف ثابت ہوئے اصل بات یہہ ہے کہ چار سو برس
پیشتر مسیح کے سامری علیحدہ ایک توریت اپنی زبان میں رکھتے
تھے انہوں نے یہودیوں کی ضد میں کہ اُنسے دشمنی رکھتے تھے
اپنے نسخوں کو بدل دیا اور ایک یونانی ترجمہ سنہ عیسوی کے
پیشتر قریب تین سو برس کے شہر سکندریہ میں ہوا تھا سامریوں
کی توریت کو اُس یونانی ترجمہ کے ساتھ مقابلہ کرنیسے دریافت
ہوا کہ ان دونوں میں کچھ ایسا فرق جو قابل توجہ کے ہو نہیں
ہے فرق سامریوں اور یہودیونکی توریت میں پڑ گیا تھا اور
بعض علما یہہ خیال کرتے ہیں کہ سامریوں نے اور بعض یہہ کہتے
ہیں کہ یہودیوں نے اپنی توریت میں تبدیل کی ہے پر ڈاکٹر
اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ صرف دو مقام پر کچھ فرق قابل
توجہ واقع ہوا ہے ایک تو یہہ کہ استثنا کے ۲ باب کی ۱۲- آیت
جسمیں کہ پہاڑ عیبال کی جگہہ سامریوں نے اپنی توریت میں
پہاڑ گرزیم لکھہ دیا ہے اور دوسرا یہہ کہ پیدایش کے ۵ باب
میں سامریوں نے نسبنامہ کو بڑھا دیا ہے سوا ان دو تبدیلوں کے
باقی چند مقاموں میں نقطونکے کچھ فرق پڑ گئے ہیں اور مطلب
میں کچھ فرق نہیں آیا۔ پھر حافظ صاحب اُن تبدیلات کا ذکر
کرتے ہیں جو یہودیوں نے پہلی اور دوسری صدی میں عہد عتیق
میں کی ہیں جب اقتباس مرقومہ بالا میں لکھا ہے پھر اسی ۲۵
صفحہ پر مرقوم کہ ارجن تیسری صدی میں چلاتا تھا کہ ہم غلطی
کاتبان اور اُنکی بددیانتی اور بیباکی کی کیا شکایت کریں
ارجسطن شہید غل مچاتا تھا کہ یہودی لوگوں نے کئی پیشگوئیاں
نکال ڈالیں واضح ہو کہ ہم کو کسی کے چلانے یا غل مچانے سے کچھ
غرض نہیں کیا حافظ صاحب اُن سے کم غل مچاتے ہیں لیکن
اُنکے غل سے توریت اور انجیل محرف یا برباد کبھی نہیں ہو سکتی
شاید بعض یہودیوں نے وقت بحث کے اسوقت اپنے نسخوں
میں کچھ تبدیل کی ہوگی لیکن اس سے یہہ تو نہیں ثابت ہوتا کہ
کل عہد عتیق بگڑ گیا بلکہ صاف ظاہر ہے کہ تحریف اُس میں ہرگز
نہیں ہوئی۔ دلیل اول مولوی عماد الدین نے جو بیان کیا وہ
درست ہے یعنے یہودی اور عیسائی دونوں عہد عتیق کے محافظ
تھے اگر عیسائی اُسمیں تحریف کرتے تو یہودی اُنہیں پکڑ لیتے
اور اگر یہودی کرتے تو عیسائی اُنہیں گرفتار کر لیتے اسکے جواب
میں حافظ صاحب خوب فرماتے ہیں ناظرین کان لگا کے سنیں
اور وہ یہہ ہے آپنے شاید اسوقت روٹی کا ٹکڑا شراب میں
ڈال کر کھایا یہہ قول معترض صاحب کا اُنکی تصنیف کے ۴۰ صفحہ
پر لکھا ہے ناظرین انصاف کریں کہ مخالف کو ایسی دشنام دینے
سے کیا حاصل ہے۔ دوسرا دلیل قریب تین سو برس کے پیشتر مسیح سے
عہد عتیق کا ایک ترجمہ زبان یونانی کیا گیا جیسا صدر میں مذکور
ہوا بعد اسکے قریب زمانہ مسیح کے دو ترجمہ زبان کلدیانی میں
ہوئے پھر بعد مسیح کے دوسری صدی کے شروع میں ایک ترجمہ
زبان سریانی میں ہوا ظاہر ہے کہ جسحال میں یہہ ترجمہ سب یہودیوں
اور عیسائیوں کے پاس موجود تھے اور نہ صرف ایک ملک میں بلکہ
جہت ملکوں میں کیا ایشیا کوچک اور کیا یورپ میں انکے پاس
تھے تو پھر عہد عتیق میں تحریف کا ہو جانا بالکل ناممکن ہے
کیونکہ جبتک تمام جلد ایک جگہہ جمع نکئے جائیں اور تمام جہان
کے یہودیوں اور عیسائیوں میں اتفاق نہووے ایسا کام
کیطرح ہو سکتا ہے۔ دلیل سوم دوسری صدی میں ایک ترجمہ بیبل
کے بعض حصونکا زبان ایطالیانی میں ہوا تیسری صدی میں
جروم ایطالیا کا ایک معظم پادری نے کل بیبل کو زبان ایطالیانی
میں کردیا تیسری اور چوتھی صدی میں کل عہد جدید اور بعض
حصے عہد عتیق کے مصری زبان میں کئے گئے چوتھی صدی میں
ایک ترجمہ زبان ایتھوپی میں ہوا چھٹی صدی میں ایک ترجمہ
زبان آرمینی اور ایک زبان گوتی میں ہوا پھر چھٹی صدی
میں ایک ترجمہ کل بیبل کا زبان گیورگیانی میں ہوا آٹھویں
صدی میں ایک ترجمہ انگلوساکسن اور عربی میں ہوا اب لحاظ
کرنا چاہیے کہ جسقدر کسی کتاب کے ترجمہ اور اُسکی جلد دنیا میں
زیادہ بڑھتی جاتی ہیں اسی قدر اُس کتاب کو برباد کرنا یا بگاڑنا
ویسا مشکل بلکہ محال ہوتا جاتا ہے پس جسحالتمیں عہد عتیق کی ہزارہا
جلد اور اسی کثرت سے ترجمہ دنیا میں رائج ہو گئے تھے کیونکر
کہ وہ ایک دینی کتاب ہے اور دو فرقونکے پاس موجود تھی پھر
کسطرح عقل کے نزدیک جملہ محالات سے نہووے کہ اُسمیں تحریف
ہو گئی ہے بلکہ اُسکی تحریف تو بغیر معجزہ کے ہو نہیں سکتی۔
دلیل چہارم چھٹی اور دسویں صدی کے درمیان یہودیوں
کے دو بڑے مشہور مدرسے تھے ایک گلیل کے طبیریاس نامے
ایک شہر میں اور ایک بابل میں جو دریاے یوفراط پر واقع ہے
ان مدرسوں میں بہت علما یہود جمع ہوا کرتے تھے اور اُنہوں
نے بہت کتابیں تصنیف کیں بعد اور کتابوں کے وے عہد عتیق
کی وقت بوقت نئی جلد بنایا کرتے تھے واضح ہو کہ ان دو
مدرسوں کے نسخوں میں مدت بعد کاتبوں کا فرق پڑ گیا یہاں
تک کہ ہر زمانہ میں اُنکی نئی جلد بنتی گئی آخر کو طبیریاس کے
نسخے اور صورت کے اور بابل کے نسخے اور صورت کے ہو گئے

یہہ فرق جو ان دو وروسوں کے نسخوں میں وارد ہوا وہ جاری ہے ایک نام کیکلیٹیس اگیسد فتالس اور دوسرا نام کیکلیٹیس اوکتقالس مشہور ہے آٹھویں صدی میں یہودی معلموں نے ان دو قسم کے نسخوں کو مقابلہ کر کے سب متن کی تبدیلات کرتنا ہر کر دیا یہہ سب تبدیلیں قریب ۲۲۰ کے شمار ہوئیں ہارن صاحب فرماتے ہیں قابل غور ہے کہ ان واری کیکلیٹیس یعنے تبدیلات عبارت میں سے سپٹیجنٹ (یونانی ترجمہ) میں کوئی بھی نہیں پایا جاتا وہ نقطوں سے کچھہ نسبت نہیں رکھتے ہیں اور نہ انکے وسیلے سے مطلب بگڑتا ہے یہہ تبدیلات آجکل کے عبرانی بیبلوں کے حاشیہ پر چھاپے جاتے ہیں گیارھویں صدی میں ہر دو مدرسوں کے صدر نشین یعنے ہارون بن آشر اور یعقوب بن نفتالی نے ملکر عبرانی نسخوں کا پھر مقابلہ کیا اور تبدیلات پر نشان لگائے تو آٹھہ سو چونسٹھہ ۸۶۴ تبدیلیں شمار میں آئیں ہارن صاحب فرماتے ہیں سوا ایک تبدیل کے اور باقی سب نقطوں کی تغیرات میں بالکل قابل توجہ نہیں ہیں اور جو نسخہ ان دو معلموں نے قلمی نسخوں کو مقابلہ کر کے بنایا سو ہارون بن آشر کے نام سے مشہور ہوا اور آجکل کی جلد مطبوعہ جو سب عیسائی اور یہودی کام میں لاتے ہیں سب اُسی سے نقل کی ہوئی ہیں اور جو تبدیلات عبارت یعنے واری کیکلیٹیس اُسوقت پائی گئی تھیں سو اُسی کے حاشیہ پر چھاپی جاتی ہیں عبرانی نسخے کے سب قدیمی ترجمے اُسکے ساتھہ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عام مضمون بالکل نہیں بگڑا اور بیبل کی کسی تعلیم میں نقصان نہیں ہوا۔ جب کہ ان سب عبرانی نسخوں اور ترجموں کے مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بیبل کی کسی تعلیم اور مضمون میں کچھہ تحریف نہیں ہوئی تو وہ شکایت جو جسٹن شہید نے کی تھی کہ یہودی عہد عتیق سے پیشگوئیاں نکالتے ہیں کس پر عاید ہوتی ہے وہ بیہ باتیں صرف اُن یہودیوں کی طرف منسوب ہو سکتی ہیں جو مصنف موصوف کے ساتھہ بحث کرتے تھے اور اپنے نسخوں سے کچھہ عبارتیں مٹاتے یا چھپاتے ہونگے چنانچہ قرآن میں بھی

محمد صاحب یہی الزام یہودیوں پر لگاتے ہیں سورۃ النسا رکوع الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ یعنے بعض وہ لوگ جو یہودی ہیں بدل دیتے ہیں باتوں کو جگہہ اُسکی سے پھر اور بہت مقاموں پر قرآن میں یہی شکایت ہے ناظرین فرض کریں کہ اگر کوئی پادری معترض صاحب کے ساتھہ بحث کرتے ہوئے اپنی انجیل کے نسخے سے کوئی تعلیم یا مضمون چھپائے تو ظاہر ہے کہ اس بیہ باتی سے انجیل محرف نہیں ہو جائیگی اول تو صحبت کی دغابازی کو مخالف خود ظاہر کر دینگے دوم ایک نسخہ انجیل کے خراب ہونے سے دنیا کی کل انجیلوں میں نقصان نہیں پڑ جائیگا۔ پس جسٹن شہید کے زمانہ کا بھی یہی حال سمجھہ لیجئے علاوہ بریں یہہ بات مشہور ہے کہ یہودی اپنے مذہب کے لئے جان دینے پر مستعد ہیں تو پس یہہ خیال بعید از قیاس ہے کہ وہ اپنے پاک نوشتوں کو خراب کر دیں عیسائیوں کی روایتوں کی نسبت حافظ صاحب اپنی تصنیف کے صفحہ ۴۶ پادری فنڈر صاحب کا یہہ قول نقل کرتے ہیں۔ قول فنڈر صاحب۔ مولفین احادیث نے حالات اور معجزات محمد کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا اور نیز آنحضرت سے بلا واسطہ نہیں سُنا بلکہ سو دو سو برس بعد وفات آنحضرت کے متواتر سُنے ہوئے حالات کو قلمبند کیا اور لفظ اُنہیں سے عدم اعتبار کے باعث ساقط کر دیئے گئے اُسکے جواب میں معترض صاحب یوں ارقام کرتے ہیں جہاں پر پہلے اسباب کا جاتا مزوبات سے ہے کہ روایت لسانی جو تواتر کو پہنچ جانے قابل اعتبار ہے یا نہیں اب ہم دعوی کرتے ہیں کہ ایسی روایت جو متواتر ہو ضرور واجب التسلیم ہوتی ہے چنانچہ جمہور اہل کتاب کیا یہودی کیا عیسائی سلفاً خلفاً روایات لسانیہ کو معتبر جانتے ہیں بلکہ یہودیوں کے نزدیک مکتوب سے روایات لسانی کا زیادہ اعتبار ہے اب چند سندیں یہودیوں اور مسیحیوں کے علما سے پیش کرتے ہیں جنسے روایات لسانیہ کا درجہ مکتوب سے زیادہ ثابت ہوتا ہے بعد اسکے مصنف صاحب اپنے دعوی کے ثبوت میں چند اقتباس علما عیسائی سے نقل کرتے ہیں۔ اچھا یہہ جو کہا کہ یہودیوں کے نزدیک مکتوب سے روایات لسانی کا زیادہ اعتبار ہے

سو درست ہے اور یہہ بھی دعوی ٹھیک ہے کہ بعض عیسائیوں کے نزدیک مکتوب کا درجہ زیادہ ہے پر اگر حافظ صاحب کا یہہ مطلب کہ سب عیسائیوں کے نزدیک روایتوں کا زیادہ اعتبار ہے تو یہہ انکی غلط فہمی ہے پھر اس دعوی کے ثبوت میں اُنہوں نے یوسیبیس نام ایک مورخ قدیمی سے بہت اقتباس نقل کئے ہیں دیکھئے صفحہ ۹۴ سے لیکر ۹۶ تک مرقوم ہیں واضح ہو کہ مورخ مذکور چوتھی صدی میں پیدا ہوا تھا اور اُسنے جتنی روایتیں اپنے مطلب کی تھیں جمع کر کے اپنی تواریخ میں داخل کر دیں بعض اُن میں سے سچی ہونگی اور بعض جھوٹھی پر حافظ صاحب پر یہہ بات ظاہر ہوئے کہ دین عیسوی کسی روایتوں پر موقوف نہیں خواہ سچی ہوں خواہ جھوٹھی اور نہ اُنپر ہم اپنا ایمان قایم رکھتے ہیں دین عیسوی کی ایک ہی بنیاد ہے یعنے کلام الٰہی مسیح کی الوہیت اور اُسکے معجزے اور پیشگوئیاں اور اُسکا مرنا اور زندہ ہونا اور آسمان پر جانا اور سب تعلیمات دین عیسوی کی اُسی سے ثابت ہوتی ہیں اور روایتوں کی ہمکو کچھہ حاجت نہیں برخلاف اہل اسلام کے کہ جب قرآن سے اُنکے سب عقاید درست نہیں ہوتے تو روایتوں سے اُنکو درست کرتے ہیں۔ اور بعض عیسائی جو روایتوں کو بہ نسبت مکتوب کے زیادہ درجہ دیتے ہیں وہ فرقہ رومن کاتھلک ہے جو بدعتی اور مشرک ہیں حافظ صاحب اگر اُنکو اپنے برادروں کے زمرے میں شامل کیا چاہیں تو اُنکو اختیار ہے بیشک کر لیں ہمارا اُنکا تو کچھہ بھی تعلق نہیں ہے۔ مصنف صاحب بہت سے اعتراض انجیل و عہد عتیق پر لائے ہیں لیکن اُنمیں سے قابل جواب صرف وہ ہیں جو اُنہوں نے اپنی تصنیف کے صفحہ ۲۸ سے لیکر صفحہ ۳۵ تک مسیح کی پیشگوئیوں کی نسبت قلمبند کئے ہیں۔ پادری فرنچ صاحب زبور کی تفسیر کرتے ہیں اور اُسکے ذیل میں چند قواعد کے بیان کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں امید ہے کہ اُن قاعدوں کے سمجھنے سے بیبل کے محال مقامات اور اکثر مشکلات حل ہو جائینگی اور اُنکی مدد سے ہر کوئی مقامات مشکل کی اصطلاحات اور مرادات کو بخوبی سمجھہ سکیگا یقین ہے کہ حافظ صاحب بھی اگر تعصب کو چھوڑ کر اُنکو مطالعہ فرماوینگے تو اپنے اعتراضوں کے

در مطبع مشن امریکن لودیانہ باہتمام پادری وہیری صاحب کے چھپا

